بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

عالم اسلام کی مقبول ترین دینی شخصیت

امامِ کعبہ شیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن سدیس کا دورۂ پاکستان

حرمین شریفین کی سرزمین اسلام کا مرکز ہے، نبی آخرالزمان ﷺ کے مولد ومسکن اور مہبطِ وحی ہونے کے ناطے تمام مسلمان اس سرزمین سے خاص عقیدت رکھتے ہیں۔ حرمینِ شریفین میں اہم ترین حیثیت مسجدِحرام کو حاصل ہے جس میں کعبہ مشرفہ کے نام سے اللہ تعالیٰ کا مبارک گھر ایستادہ ہے۔ ہر مسلمان اپنے دل میں اس گھر کی زیارت کی تڑپ محسوس کرتا ہے، اور اسی غرض سے ہر سال لاکھوں مسلمان مکہ مکرمہ کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں۔

اللہ کے اس عظیم گھر کی نسبت سے جس شخص کو دنیا بھر میں آج سب سے زیادہ جانا پہچانا جاتا ہے، وہ جناب ڈاکٹر شیخ عبدالرحمٰن سدیس کی ذاتِ والا صفات ہے۔ آپ ۲۳ برس سے بلاانقطاع کعبۂ معظّمہ کے امام اور خطیب چلے آرہے ☆ ہیں۔ دسیوں علمی کتب کے مصنف اور اُم القریٰ یونیورسٹی سے اُصولِ فقہ میں پی ایچ ڈی ◉ کے سند یافتہ شیخ عبدالرحمٰن سدیس کا آبائی تعلق سعودی عرب کے صوبہ قَصِیم سے ہے ✸ جہاں کے علما اسلام سے والہانہ لگاؤ اور علم وفضل کے باعث بلادِ عرب میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔

شیخ عبدالرحمٰن سدیس کو ۲۲ برس کی عمر میں پہلی بار حرم مکی کی امامت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی سال آپ نے اپنا پہلا خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔ اس دن کے بعد سے آج تک شیخ کی پرسوز آواز حرمِ مکی کا ایک معتبر حوالہ بن چکی ہے۔ شیخ کے طرزِ تلاوت کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ عالم اسلام کے کونے کونے میں پھیلی مساجد میں اُن کے لحن میں تلاوتِ قرآن مجید

☆ ۲۲ رشعبان ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء کو پہلی بار کعبہ میں نمازِ عصر کی امامت فرمائی اور اسی سال ۱۵ رمضان کو پہلا خطبہ دیا

◉ ۱۴۱۶ھ میں بعنوان الواضح في أصول الفقه لأبي الوفاء بن عقيل الحنبلي دراسة وتحقيق

✸ ولادت: ۱۳۸۲ھ بمطابق ۱۹۶۱ء بمقام: ضلع بكيرية ، صوبہ قصيم ...... حفظِ قرآن کی عمر ۱۲ سال

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے قاری بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ جدید سائنسی ترقی کے سبب شیخ سدیس کی تلاوت اسلام کے حوالے سے متعارف ہر ذریعۂ ابلاغ پر چھائی نظر آتی ہے اور اُنہیں اس حوالے سے دنیا بھر میں جو قبولیتِ عامہ حاصل ہوئی ہے، وہ ان کے دیگر ہم عصر قرائے کرام کو نصیب نہیں ہوسکی۔ حرمِ مکی میں باقاعدگی سے حاضری کی سعادت سے مشرف ہونے والے لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ شیخ موصوف کی تلاوت، بالخصوص ربِّ ذوالجلال کی بارگاہ میں ان کی بہ رقت مانگی جانے والی دعاؤں کے ساتھ حرم شریف کی رونقیں دوبالا ہوجاتی ہیں اور ان کی غیر موجودگی باذوق حضرات کو خوب کھلتی ہے، یہی وجہ ہے کہ کئی سالوں سے بیت اللہ کے خصوصی اجتماعات کے موقع پر دعا کی سعادت شیخ عبدالرحمٰن سدیس کے ساتھ ہی خاص چلی آتی ہے۔ ان کی دعاؤں میں جو روانی، ربِّ ذوالجلال کے حضور عین کعبہ مشرفہ کے سامنے گڑگڑانا اور بآوازِ بلند اُمت کی خیر وفلاح کے لئے گریہ وزاری کرنا ایسا سماں باندھ دیتا ہے کہ یوں لگتا ہے یہ دعائیں 'عرشِ الٰہی کو ہلا کر' اور قبولیت پا کر ہی رہیں گی۔ بہرحال انہی گوناگوں اوصاف اور خصوصیات کے باعث شیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن سدیس کو اس وقت عالم اسلام کی سب سے مقبول روحانی شخصیت سمجھا جاتا ہے جس کے اعتراف میں ادھر دو برس قبل شیخ موصوف کو دبئی کا عظیم الشان 'قرآن ایوارڈ' بھی دیا گیا ہے☆ جو عالم اسلام میں نوبل پرائز سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

شیخ موصوف کی شخصیت میں عاجزی وانکساری، خشوع وخضوع، علم دوستی، اسلام سے والہانہ لگاؤ اور اُمتِ مسلمہ کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ۲۳ برس پر محیط اپنے خطبات اور دعاؤں میں آپ نے ہمیشہ اُمتِ مسلمہ کے زخمی جسد اور تکلیف میں مبتلا حصے کے دکھ درد میں جس طرح شرکت کی اور ان آلام ومصائب کے خاتمہ کے لئے ربِّ کعبہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگی ہیں، اُس نے آپ کو اُمت کے غم خوار وغم گسار اور دلی ہمدرد کا تعارف عطا کردیا ہے۔ آپ کے لہجے میں رِقت اور للّٰہیت کے ساتھ روح وقلب کی وہ پاکیزگی خوب جھلکتی ہے جو ایک بندۂ مؤمن بالخصوص حرمین کی امامت کی سعادت سے بہرہ مند ہونے والے مسلم قائد میں پائی جانا ضروری ہے۔

☆ نومبر ۲۰۰۵ء میں سال کے سب سے مقبول اسلامی رہنما ہونے پر 'دبئی انٹرنیشنل قرآن ایوارڈ' ملا جس کا فیصلہ شیخ شعراوی، علامہ قرضاوی، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ اور شیخ زید بن سلطان النہیان نے مشترکہ طور پر کیا۔

www.KitaboSunnat.com

علومِ اسلامیہ میں رسوخ کے ساتھ ساتھ زبان وبیان میں انتہادرجہ کی فصاحت و بلاغت سے بھی آپ کو حظِ وافر نصیب ہوا ہے جس پر آپ کی تصنیفات☆ اور سینکڑوں خطبات شاہدِ عدل ہیں۔ بزرگ علما سے علمی استفادہ⊙، اکابرِ اسلام کی صحبت اور خداخوفی نے ان کی شخصیت میں ایک خاص حلاوت اور مٹھاس پیدا کردی ہے۔ آپ مغربی تہذیب وتمدن کے شدید ناقد اور قرآن وسنت کی بنیاد پر مسلمانوں کے اتحاد کے پرزور داعی ہیں۔ منہج سلیم سے آپ کی محبت اور کتاب وسنت سے آپ کا گہرا تعلق آپ کو اپنے کئی اَماثل واَقران خطباء وقرا اور ائمۂ حرم سے ممتاز کردیتا ہے۔ مذکورہ بالا شخصی اور فکری امتیازات اور اَوصاف کا مشاہدہ ہر وہ شخص کرسکتا ہے جسے چند لمحے بھی آپ کے ساتھ گزارنے یا آپ کی تلاوت وخطبات اور دعاؤں کو توجہ سے سننے کا موقع ملا ہو۔

گذشتہ ماہ کے اَواخر میں پاک سرزمین کو مسلم دنیا کے اس عظیم روحانی قائد اور امام کے ورودِ مسعود اور استقبال کی سعادت حاصل ہوئی۔ نہ صرف شیخ موصوف بلکہ حرمین کی تمام قابل ذکر شخصیات پاکستانی عوام کے اسلام سے والہانہ تعلق کی قدردان ہیں، یہی وجہ ہے کہ حرمین شریفین کی خدمت کے لئے پاکستان سے سب سے زیادہ خدام منتخب کئے جاتے ہیں جو اس کام

☆ علمی موضوعات پر آپ کی کئی ضخیم تصنیفات ہیں، جن میں سے بعض کے نام حسب ِذیل ہیں:

①المسائل الأصولية المتعلقة بالأدلة الشرعية التى خالف فيها ابن قدامة الغزالي

②الواضح في أصول الفقه ؛ دراسة وتحقيق

③كوكبة الخطب المنيفة من جوار الكعبة الشريفة

④اتحاف المشتاق بلمحات من منهج وسيرة الشيخ عبد الرزاق

⑤أهم المقومات في صلاح المعلمين والمعلمات

⑥دور العلماء في تبليغ الأحكام الشرعية

⑦رسالة إلى المرأة المسلمة ⑧التعليق المأمول على ثلاثة أصول

⑨الإيضاحات الجلية على القواعد الخمس الكلية اور بہت سے دیگر مقالات وتالیفات وغیرہ

⊙ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں آپ نے کئی جلیل القدر علماے کرام سے استفادہ کیا اور ان کے حلقات دروس میں شرکت کی جن میں مفتی اعظم سعودیہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ، شیخ عبدالرزاق عفیفیؒ، شیخ ڈاکٹر صالح فوزان، شیخ عبدالرحمٰن ناصر البراک اور شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الراجحی وغیرہ شامل ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

کو پیشہ وارانہ اَہداف سے قطع نظر خالص حرمین کی خدمت کے مقدس جذبے سے سرانجام دیتے ہیں۔ یوں بھی دنیا بھر میں پاکستانی عوام کو اسلام پر جان چھڑکنے والی اور متحرک وباصلاحیت قوم کے طور پر جانا جاتا ہے، یہ اوران جیسے کئی دیگر اوصاف کے سبب شیخ عبدالرحمٰن سدیس بھی اہالیانِ پاکستان سے گہری محبت رکھتے ہیں☆ اور ماضی میں کئی بار پاک سرزمین میں آنے کی خواہش کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ لیکن کئی حکومتی وادارتی وجوہ کی بنا پر آپ کا دورہ ملتوی ہوتا رہا۔ ۲۹ مئی کی شام شیخ موصوف پاکستان میں پہلی بار تشریف لائے تو یہاں اُنہیں سربراہِ مملکت کا پروٹوکول دیا گیا۔

آپ کے دورے کا آغاز پاکستان کے دل شہر لاہور سے ہوا، جہاں صرف ۴۸ گھنٹے قیام کے دوران اہلِ لاہور نے نہ صرف ان کا شایانِ شان استقبال کیا بلکہ ان کے ایک ایک لمحے سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کے لئے ۱۰ کے لگ بھگ استقبالیے اور علمی و دینی پروگرام منعقد کر ڈالے۔ اُن دو دنوں میں دین سے معمولی لگاؤ رکھنے والے ہر شخص کی آنکھیں اور کان شیخ سدیس کی آمد ورفت اور آواز پر لگے ہوئے تھے۔ زندہ دلانِ لاہور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے، ان کے خطبات سننے، ان کی دعاؤں میں شرکت کرنے اور ان کی ایک جھلک دیکھنے کو شدید بے تاب نظر آئے۔

وہی شہر لاہور جس کی شاہراہیں کبھی مخلوط میراتھن ریسوں اور مغربی تہذیب وثقافت کے بے ہنگم اظہار کے لئے استعمال ہوتی تھیں، امامِ کعبہ شیخ عبدالرحمٰن سدیس کے لئے خیرمقدمی ہورڈنگز اور ترحیبی بینرز سے بھر گئیں، پاک سعودی دوستی کے ترانے گائے جانے لگے۔ شیخ کے آنے کا ایک فائدہ تو ضرور ہوا کہ 'روشن خیال اسلام' کی علم بردار انتظامیہ کو پورے شہر میں عورتوں کے حیاباختہ اور شہوت خیز بورڈز کو ہٹانے اور پردوں کے پیچھے چھپانے کا خیال آ گیا۔

☆ لاہور میں اپنے ایک خطاب میں شیخ نے فرمایا کہ یوں تو میں سعودی عرب میں رہتا ہوں لیکن میرا دل مسلمانانِ پاکستان کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو جب پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں زلزلہ آیا تو ہفتہ بھر امام کعبہ نے بیت اللہ میں متاثرین کے لئے رو رو کر دعائیں مانگیں اور ۱۰ جنوری ۲۰۰۶ء کا پورا خطبہ جمعہ ہی پاکستان کے زلزلہ زدگان کے ساتھ ہم دردی کے موضوع پر دیا، اوران کے لئے اعانت کی پرزور اپیل کی۔

www.KitaboSunnat.com

وہ ایوان جہاں ہردم مزعومہ روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے گیت گائے اور بسنت جیسے تہوار والہانہ ذوق وشوق سے منائے جاتے تھے، وہاں قرآنِ کریم، رسولِ عربیؐ، اسلامی شریعت اور ملتِ اسلامیہ کی باتیں کھلے عام ہونے لگیں۔ وہ ذرائع ابلاغ جن میں اسلام کا کوئی ادنیٰ حوالہ انتہاپسندی کی علامت بنتا جارہا تھا، شیخ کی زیر اقتدا اَدا کی جانے والی نمازوں اور جمعہ کے اجتماعات پیش کرنے کے لئے مختص ہوگئے۔ ڈاکٹر سدیس کی آمد کا یہ فائدہ سب سے غالب ہے کہ ملک کی حقیقی دینی اساس اورعوام کے دَبے مذہبی جذبات کو سراُٹھا کر اعتماد سے کھڑے ہونے کا موقع مل گیا۔ پاک باز شخصیتوں کا وجود ہی بابرکت ہوتا ہے اور ان کے آجانے سے شیطانی قوتیں اپنی راہ بدل لیا کرتی ہیں!!

شیخ کی آمد سے جہاں دین اور اہل دین کو فائدہ پہنچا، وہاں سیاست کے قائدین نے بھی اس موقع سے خوب خوب فائدہ اُٹھایا۔غور کیا جائے تو ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جب امن وامان کی صورتحال مثالی نہ ہو، سیاست کا سنگھاسن ڈول رہا ہو؛ عدلیہ، منتظمہ، اربابِ تعلیم وصحافت اور اسلام و اہل دین سے کھلم کھلا مباحثہ ومقابلہ بلکہ ان پر گولہ باری بھی جاری ہو، ڈاکٹر شیخ عبدالرحمٰن سدیس کی آمد کی کوئی خاص مناسبت سمجھ میں نہیں آتی۔ شیخ سدیس نے تو اپنے دینی جذبات کے زیر اثر یہاں کی سرزمین کو رونق بخشی، حکومتِ سعودی عرب نے پاک سعودی دوستی (جو ایک اسلامی مصلحت وضرورت ہے) کی خاطر ان کے دورے کی منظوری دی لیکن سیاست کے دانش مند ارباب نے اس موقع سے بھی سیاسی مفادات سمیٹنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

لاہور میں دو روزہ قیام کے دوران نہ صرف حکومت کی طرف ان کے اعزاز میں تین استقبالیے دیے گئے جن میں چودھری شجاعت حسین کا اپنے گھر میں اور چودھری پرویز الٰہی کا شاہی قلعہ میں عشائیہ اور جناب خالد مقبول کا گورنر ہاؤس میں ظہرانہ شامل ہے۔ ہر ہر پروگرام میں وزیر اعلیٰ پنجاب نہ صرف ان کے ہم رکاب نظر آئے بلکہ ان کے اعزاز میں تشریف لانے والے حاضرین سے بھی خطاب کا کوئی موقعہ اُنہوں نے ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اس پرطرہ یہ کہ شیخ کا کوئی ایک پروگرام بھی حکومتِ پنجاب کی اجازت کے بغیر منعقد کرنے کی سرکاری

www.KitaboSunnat.com

طور پر کوئی اجازت نہ تھی۔

ہمیں امام کعبہ کی اس آؤ بھگت اور اعزاز واِکرام پر دلی مسرت ہے اور واقعتاً یہ کسی بھی مسلم حکومت کے لئے باعث ِصد عزوشرف اور وجہ ِسعادت ہے کہ وہ ایسی مبارک ومحترم ہستی کے لئے اپنی تمام توجہات صرف کرے، لیکن کاش کہ دین اور اہل دین سے یہ دلچسپی اور ان کی سرپرستی، صرف امامِ حرم تک ہی محدود نہ رہ جائے بلکہ اگر اس گھر کو اللہ سے خاص نسبت حاصل ہے اور اسی بنا پر اس سے متعلقہ حضرات قابل احترام ہیں تو اللہ کے پسند فرمودہ واحد دین 'اسلام' اور اس قبلہ سے بلند ہونے والی صدا کو پھیلانے والے تمام اہل اسلام بھی کسی درجے میں اعزاز واِکرام کے مستحق سمجھے جائیں۔ اور شیخ سدیس نے تو وزیراعلیٰ ہاؤس میں معززین وشرفاے لاہور کے ایک مؤقر اجلاس میں یہ گذارش اربابِ اقتدار کے گوش گزار بھی کردی تھی کہ حکومت کو قرآن کی تعلیم کے مواقع زیادہ سے زیادہ پیدا کرنے کے ساتھ ایسا ماحول پیدا کرنا چاہئے کہ اہل قرآن کو معاشرے میں جائز مقام حاصل ہوسکے۔ تفصیلی خطاب آگے ملاحظہ فرمائیں!

بہرحال اس مرحلے پر یہ یاددہانی ہی کافی ہے کہ فرمانِ نبویؐ کے مطابق قرآن کو سیکھنے سکھانے والے افراد اُمت کے بہترین لوگ ہیں، اگر حکومتِ وقت کو اُنہیں یہ اعزاز دینا ممکن نہ ہو تو کم ازکم یہ حیثیت تو ضرور دے دی جائے کہ قرآن سے نسبت رکھنے والے معاشرے میں اپنا بھرم برقرار رکھ سکیں، دین پر عمل کرنے والے مسلم معاشرے میں گوارا کئے جاسکیں، نہ کہ اُنہیں انتہا پسند اور متشدد، ملا اور مولوی قرار دے کر ان کی حوصلہ شکنی کا رویہ اپنی عادتِ مستمرہ بنا لیا جائے، حکمرانوں اور اربابِ اختیار کا یہ رویہ ضرور قابل اصلاح ہے!

پاکستان میں چند روزہ قیام کے دوران یوں تو شیخ نے اپنے اعزاز میں ہونے والے ہر پروگرام میں حاضرین سے خطاب فرمایا، لیکن آپ کے بعض خطاب خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔

- اس دورہ میں عوام الناس سے آپ دو بار مخاطب ہوئے:

ایک بار لاہور میں: ۳۰ مئی کی شام بعد نمازِ مغرب اہالیان لاہور سے شاہی مسجد میں

اور دوسری بار فیصل مسجد میں یکم جون ۲۰۰۷ء کو خطابِ جمعہ کے ذریعے

- اس کے علاوہ آپ نے مختلف اسلامی ماہرین اور اہل علم سے بھی خطاب فرمائے:

www.KitaboSunnat.com

ایک خطاب جامعہ اشرفیہ کی مجلسِ تقسیم اسناد میں علماے کرام سے اور دوسرا خطاب بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے آڈیٹوریم میں ریسرچ سکالرز اور اساتذہ سے۔

◉ علاوہ ازیں آپ نے ۳۱ مئی کی صبح صوبائی حکومت کے ادارے پنجاب قرآن بورڈ کے اجلاس میں بھی سرکاری مناصب پر فائز شخصیات سے خطاب فرمایا، اور اسی روز ایک خطاب آپ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کنونشن میں کیا۔ آخر الذکر خطاب وہ واحد پروگرام ہے جو صوبائی یا وفاقی حکومت کے انتظامات سے بڑھ کر شیخ کی ذاتی دلچسپی اور شوق کا حاصل تھا۔ یہ تو کل چھ خطابات ہوئے، علاوہ ازیں آپ نے چودھری برادران کے عشائیوں، جامعہ اشرفیہ میں ۳۰ مئی کو نمازِ فجر کے بعد اور اسی روز پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں بعد نمازِ عصر 'اسلامی جمعیت طلبہ' کے استقبالیے میں مختصر خطابات بھی فرمائے۔

اہالیانِ لاہور نے ۳۰ مئی کے روز دوبار شیخ عبد الرحمٰن سدیس کا پرجوش اور شایانِ شان استقبال کیا، چنانچہ جامعہ اشرفیہ میں نمازِ فجر میں ۶۰ ہزار کے قریب اور شاہی مسجد میں اسی روز بعد نمازِ مغرب ۲ لاکھ کے لگ بھگ اسلامیانِ لاہور نے آپ کی اقتدا میں نمازِ مغرب ادا کی۔ ایسے ہی اسلام آباد کی فیصل مسجد کے خطبۂ جمعہ میں ۴ لاکھ سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی۔ ان پروگراموں کے لئے آپ سے محبت وعقیدت رکھنے والے دسیوں گھنٹے قبل مساجد میں پہنچے حتیٰ کہ بعض لوگوں نے تو اسی غرض سے میلوں کا سفر کرکے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

راقم الحروف کو بھی اکثر پروگراموں میں شرکت کا موقع ملا جہاں قریب سے شیخ عبدالرحمٰن سدیس کے خیالات اور ولولہ انگیز خطابات سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ موصوف کا اندازِ بیان اس قدر مؤثر اور طرزِ خطاب اس قدر جاندار تھا کہ اس کی تاثیر وحلاوت آج بھی تازہ ہے۔ ان خطبات میں ملتِ اسلامیہ کے مسائل کی صحیح منظر کشی اور ان کے مرض کی درست تشخیص کرکے عظمتِ رفتہ کے حصول کا نسخہ اور مسلم اُمہ کو قیمتی پند و نصائح کی گئیں۔ ان خطابات کی حیرت انگیز تاثیر کو محسوس کرتے ہوئے راقم نے اسی موقع پر یہ عزم کرلیا کہ یہ تمام خطابات قارئینِ محدث تک بھی پہنچنا چاہئیں۔ یہی احساس اس امر کا باعث ہوا کہ اکثر خطابات کو خود ریکارڈ کیا اور بعض کو اپنے معاون دوستوں سے مسلسل رابطہ کرکے حاصل کیا اور اب اُنہیں کیسٹس سے

www.KitaboSunnat.com

منتقل کرکے ترجمہ کے بعد قارئینِ محدث کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

ادارۂ محدث کے ذمہ داران کو اکثر پروگراموں میں شرکت کی خصوصی دعوت موصول ہوئی جبکہ سعودی سفارتخانہ کی طرف سے شیخ ڈاکٹر عبد الرحمٰن سدیس سے خصوصی ملاقات کا مژدۂ جانفزا بھی ملا، چنانچہ والدِ گرامی مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی (مدیر اعلیٰ 'محدث') کی قیادت میں جناب محمد عطاء اللہ صدیقی، راقم الحروف اور چھوٹے بھائی حافظ حمزہ مدنی نے شیخ موصوف کی اسلام آباد روانگی سے قبل ان سے پنجاب گیسٹ ہاؤس میں ملاقات کی سعادت بھی حاصل کی جہاں شیخ سدیس نے اپنے خطباتِ حرم پر مشتمل کتاب كوكبة الخُطُب المنيفة من جوار الكعبة الشريفة کا ہدیہ بھی پیش کیا۔اس موقع پر سعودی مذہبی اتاشی شیخ محمد بن سعد الدوسری (ڈائریکٹر مکتب الدعوۃ، اسلام آباد) بھی موجود تھے۔

شیخ سدیس کو جس طرح اللہ تعالیٰ نے قلبِ صافی عطا فرمایا ہے جس کا مظہر ان کا ہر دم مسکراتا چہرہ ہے، وہاں اللہ نے اُنہیں کمالِ ابلاغ کی صلاحیت سے بھی بہرہ ور فرمایا ہے۔آپ کے مختلف مجالس میں ہونے والے خطابات پہلے سے تحریر شدہ باضابطہ خطابات نہیں تھے، بلکہ راقم کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ شیخ موصوف موقع محل کی مناسبت سے ایک چٹ پر چند یادداشتیں نوٹ کرلیتے اور انہی کی مدد سے فی البدیہہ خطاب فرمایا کرتے، اس کے باوجود ان کے خطابات میں بلا کا سلیقہ اور الفاظ کے انتخاب میں غیر معمولی فصاحت وبلاغت جھلکتی ہے۔ان خطابات میں تکرار کی بجائے شیخ کی خداداد ذہانت کے واضح شواہد بھی موجود ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم ان میں سے ہر ایک خطاب کو ایک خاص مناسبت سے خاص موضوع میں بانٹ سکتے ہیں، چنانچہ جلسہ تقسیم اسناد میں شیخ کے خطاب کو 'علم اور اہل علم' سے مخصوص کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ علماء اور دانشوروں کی مجلس تھی۔شاہی مسجد میں شیخ کے مخاطب عامۃ المسلمین تھے، اس لئے اس خطاب میں 'امتِ اسلامیہ میں اتفاق واتحاد کو اختیار کرنے اور تشدد وانتہا پسندی سے بچنے' کا درس پایا جاتا ہے۔ پنجاب قرآن بورڈ کا اجلاس چونکہ قرآن کی مناسبت سے تھا، اس لئے اس خطاب میں اُنہوں نے قرآن کو صحیفۂ ہدایت بنانے پر زور دیا اور اس کے حوالے سے دس نکاتی پروگرام پیش کیا، حکومتی ذمہ داران کی موجودگی کی بنا پر اس اجلاس میں

www.KitaboSunnat.com

اُنہوں نے حکومتی پالیسیوں میں قرآن وسنت کو مؤثر بنانے پر بھی زور دیا۔ بعد ازاں مرکزی جمعیت اہل حدیث کا کنونشن چونکہ ایک فکری وعلمی جماعت کا منعقد کردہ پروگرام تھا، چنانچہ اس میں اُنہوں نے 'عقیدہ ومنہج اور باہمی اختلافات میں شریعت کی رہنمائی' کو موضوعِ خطاب بنایا۔ خطبۂ جمعہ چونکہ پاکستان کے مرکز اسلام آباد سے نشر ہو رہا تھا، اس لئے وہاں اُنہوں نے عقائد واعمال کی اصلاح پر اپنی توجہ مرکوز رکھی۔

یوں تو ان تمام خطابات کا ترجمہ اوراخبارات میں ان کی رپورٹیں ساتھ ہی شائع ہوتی رہیں لیکن دیگر بہت سے اہل علم کی طرح راقم کا یہ احساس ہے کہ اگر تراجم میں ان کے خطاب کے بعض قیمتی جواہر کو نظر انداز کر دیا گیا تو اخبارات میں ان کے کلمات کو حکومتی روشن خیال اسلام کی تائید میں بے جا طور پر گھسیٹنے کی ناروا کوششیں بھی کی گئیں۔ مثال کے طور پر جدید مغربی تعلیم اوراعتدال پسندی کا وہ درس اِن خطابات میں کہیں پایا نہیں جاتا جسے اخبارات کے ذریعے پاکستانی قوم تک پہنچایا گیا ہے۔ اس ناروا حرکت سے امامِ کعبہ کے مبارک خیالات میں یک گونہ تحریف کا پہلو اُبھرتا ہے۔

شیخ سدیس کے ان خطابات کے مطالعے سے آپ اس نتیجے پر بآسانی پہنچ جائیں گے کہ آپ کی سوچ اور دینی مدارس سے وابستہ علما کی تشخیص اور تلقین میں کوئی جوہری فرق نہیں ہے۔ یہ علماے کرام جس انداز میں اُمت کو رجوع الی القرآن والسنہ کا درس دیتے اوراسلامی علوم کے سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کو ملت ِاسلامیہ کی معراج بتلاتے ہیں، عین یہی اُسلوب شیخ سدیس نے بھی اپنے خطابات میں اختیار کیا ہے۔ وہ ایک مخلص اور راسخ عالم دین، زیرک دانشور اور اُمت ِمسلمہ کا درد رکھنے والے حساس رہنما ہیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس آواز کا ہم نوا بنایا ہے جو مبارک آواز بیت اللہ سے صداے حرم بن کر دنیا بھر میں اللہ کی حجت کو اُمت ِمحمدیہ پر تمام کر رہی ہے۔ اس منہج سلیم اور خالص سلفی عقیدہ سے وابستگی پر ہم اپنے ربّ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے، جس منہج کی نشاندہی شیخ سدیس نے اپنے مختلف خطابات میں فرمائی ہے۔

ذیل میں شیخ عبدالرحمٰن سدیس کے خطابات کے بعض اہم نکات ملاحظہ فرمایئے جبکہ مکمل

www.KitaboSunnat.com

خطابات کے تراجم حالیہ اور آئندہ شمارہ میں شائع کئے جارہے ہیں، یاد رہے کہ امام کعبہ کے ان خطبات کا متن پہلی مرتبہ 'محدث' میں ہی شائع ہورہا ہے۔

لاہور کی شاہی مسجد میں خطاب

۳۰ مئی کو نمازِ مغرب کے بعد شاہی مسجد میں خطاب کے موقعہ پر شیخ عبدالرحمٰن سدیس اس قدر پرجوش استقبال پر بہت مسرور نظر آئے جس کی غمازی ان کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ سے ہوتی ہے۔ اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ آج کا دن نہ صرف پاکستان اور سعودی عرب کے عوام کے لئے یادگار ہے بلکہ تاریخ کے صفحات پر زرّیں الفاظ میں رقم کیا جائے گا۔ اُنہوں نے اپنے الفاظ کو اس قدر پرجوش استقبال کے جواب میں قاصر قرار دیتے ہوئے اُمت اِسلامیہ کو اس دن اور حرمین شریفین سے محبت کا حوالہ دے کر فرمایا:

اہلِ پاکستان کو اسلام اور اُمت ِمسلمہ کے خلاف ہونے والی سازشوں کا بھرپور ادراک کرتے ہوئے دشمنانِ اسلام کے مکر وفریب کو ناکام بنا دینے کے لئے جمع ہوجانا چاہئے۔ اہلیانِ لاہور کو اخلاقِ حسنہ کی تلقین کرتے ہوئے اُنہوں نے اسلام کا مرکز عقیدۂ توحید کو قرار دیا۔ اُنہوں نے فرمایا: اسلام اصلاح وتعمیر کا دین ہے، ہلاکت وبربادی سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اسلامیانِ پاکستان کو امن وامان کے قیام کے لئے مشترکہ قوت کو کام میں لانا چاہئے کیونکہ امن وامان کے بغیر کوئی قوم سیاسی، تعلیمی اور اقتصادی کسی میدان میں بھی ترقی نہیں کرسکتی۔

اُنہوں نے کہا کہ حقیقی اسلام کتاب وسنت کی بنیاد پر ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ اسلام میں جبر وتشدد اور بے جا غلو کی کوئی گنجائش نہیں، سنت ِرسول اللہ پر عمل ہی اُمت ِمسلمہ کو راہِ راست پر عمل پیرا رکھ سکتا ہے۔ مسلم ممالک کا آپس میں اتفاق واتحاد ملت ِاسلامیہ کا اہم ترین مسئلہ ہے اور اسلام میں کسی لسانی اور وطنی گروہ بندی کی کوئی گنجائش نہیں۔

اُنہوں نے اُمت ِاسلامیہ کو علومِ شریعت اور عصری علوم سیکھنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ آخر میں اُنہوں نے پاکستانی مسلمانوں کے باہمی اتفاق واتحاد کے لئے ربّ ِکریم سے خصوصی دعائیں مانگتے ہوئے ان لوگوں سے گلوخلاصی کی دعا کی جو اُمت کو اس کے اصل ہدف سے

www.KitaboSunnat.com

ہٹانا چاہتے ہیں اور فرمایا کہ تمام عزتیں اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں، لیکن منافق اس سے بے خبر ہیں۔ وللہ العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يفقهون !

جامعہ اشرفیہ کے 'جلسہ تقسیم اسناد' سے خطاب

۳۰؍مئی کی صبح ۱۰ بجے ایوانِ اقبال، لاہور میں جامعہ ہذا کے فضلا میں تقسیم اسناد کے لئے یہ تقریب منعقد کی گئی تھی لیکن امام کعبہ کی تاخیر کی وجہ سے چند فضلا کو ہی اسناد عطا کی جاسکیں۔

تلاوتِ قرآن کریم کے بعد حضرت حسان بن ثابتؓ کا شانِ رسالتؐ پر مشہور عربی قصیدہ خوبصورت انداز میں پڑھا گیا۔ بعد ازاں مولانا حافظ فضل الرحیم نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ جناب چودھری پرویز الٰہی کے خطاب کے بعد شیخ ڈاکٹر عبد الرحمٰن سدیس نے 'علم اور علما کی فضیلت' کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

سندِ فضیلت ملنے کا دن ہر شخص کی زندگی میں یادگار حیثیت رکھتا ہے۔ اہل علم وفضل کی شرکت نے اس تقریب کی رونق کو دوبالا کردیا ہے۔ میں آپ لوگوں کی خدمت میں سعودی حکومت، عوام اور سعودی علما کا سلام پیش کرتا ہوں اور ہم آپ کی خدمات کے قدردان ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ معاشرے علم سے ترقی حاصل کرتے ہیں جبکہ جہالت سراسر گمراہی اور ذِلت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی مشہور دعا ﴿رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ کے ذریعے علم میں اضافہ کی جو دعا کی ہے، ایسی دعا کسی اور چیز کے لئے نہیں کی۔ کیونکہ علم میں جتنا بھی اضافہ ہوجائے، وہ خیر وبرکت کا ہی سبب ہے۔

اُنہوں نے فرمایا کہ ہمیں اللہ سے علم نافع مانگنا چاہئے۔ والعلوم النافعة التي في مقدمَّتها علوم الشريعة : علومِ نافعہ میں شریعت [قرآن وسنت اور فقہ] کے علوم سرفہرست آتے ہیں، اس کے بعد علومِ آلیہ [عربی زبان وقواعد اور منطق وفلسفہ وغیرہ] کی باری آتی ہے۔ دورِ حاضر کی ترقی ودانش سے فائدہ اُٹھانے اور دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے ہمیں جدید عصری علوم کو بھی سیکھنا چاہئے۔ اسلام کی عالمگیر دعوت کو پہنچانا ہمارا فرض ہے جس سے ہم کوتاہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

اُنہوں نے کہا کہ علم کا بنیادی مقصد نفس کی تہذیب اور معاشروں کی اِصلاح ہے۔ علم امن

www.KitaboSunnat.com

وآشتی اور محبت ورواداری کا پیامبر ہے۔علم انسان کو انسانیت آشنا کرتا اور دوسروں سے برتنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ اُنہوں نے مغرب پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ایسی علم ودانش جو دنیا کو ہلاکت خیز تباہی سے دوچار کرکے طاقتوروں کو کمزوروں کے خلاف جارحیت پر آمادہ کردے اور بڑے پیمانے پر بربادی پھیلا دے، وہ کبھی علم حقیقی کا مصداق نہیں بن سکتی۔

اپنے خطاب میں اُنہوں نے اہل علم کے خصائص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل علم امن واماں، محبت اور مساوات کے داعی ہیں۔ عمدہ اخلاق کے ذریعے یہ لوگ معاشرے میں محبت ورواداری کے پیام بر ہیں۔ مسلم معاشرے میں علما کو ہرطرح کا ادب واحترام دیا جانا چاہئے۔ علم کے حصول اوراہل علم کے احترام کے ذریعے ہی معاشرے میں وہ قوت پیدا کی جاسکتی ہے جس سے اس اُمت کے مسائل حل ہونے میں مدمل سکتی ہے۔ دین کی مذکورہ بالا تعلیمات کو اپنانے والا شخص ہی قابل قدر ہے۔

علم کے حصول کی تلقین کرتے ہوئے اُنہوں نے اُمتِ اسلامیہ کواتحاد واتفاق کا درس دیا اور کہا کہ اُمتِ اسلامیہ دورِ حاضر میں گوناگوں مصائب ومشکلات اور مختلف النوع چیلنجوں کا سامنا کررہی ہے؛ اتحاد واتفاق کی راہ اپنائے بغیر ان تقاضوں کو پورا کرنا کسی طور ممکن نہیں۔

آخر میں دونوں برادر اسلامی ممالک کی حکومتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اُنہوں نے جامعہ اشرفیہ کا بھی شکریہ ادا کیا کہ اُنہوں نے اس باوقار تقریب میں اُنہیں شریک ہونے کا دعوت دی۔ اپنے خطاب کے آخر میں اُنہوں نے رشد وہدایت اور باہمی اُلفت ومحبت کی دعا کی اور اللہ کو اس کے اسماے حسنیٰ اور عظیم صفات کا واسطہ دے کر مسلمانوں کے حالات کی اصلاح، صفوں میں وحدت، دلوں میں کینہ وحسد کے خاتمے اور غیروں کے مکروفریب اور ان کی سازشوں سے بچنے کی دعائیں دیں۔

پنجاب قرآن بورڈ کا اجلاس

۳۱ رمئی کی صبح ۱۱ بجے وزیر اعلیٰ ہاؤس میں ہونے والے اجلاس میں امامِ کعبہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قرآن کے نزول کا مقصد اس پر عمل بجالانا اور اس میں غور وفکر کرنا ہے۔ قرآن الماریوں کی زینت اور عمارتوں کی خوبصورتی کے لئے نازل نہیں کیا گیا بلکہ اللہ کی بندگی

www.KitaboSunnat.com

کا درس دیتا ہے اور یہ کتابِ ہدایت ہے جس سے ہمیں اپنی زندگیوں کی اصلاح کرنی چاہیے۔ قرآنِ کریم سے اپنی زندگیوں میں روشنی حاصل کرنیوالوں پر قرآنی اخلاق کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کے عالم کا اخلاق عام لوگوں سے ممتاز ہو کر اسکے علم پر شاہدِ عدل ہونا چاہیے۔

اُنہوں نے قرآن کا یہ حق بتایا کہ مسلمانوں کے فیصلے انسانوں کے وضع کردہ قانون (برٹش یا فرنچ لا وغیرہ) کی بجائے قرآن وسنت کی بنا پر ہونے چاہئیں، یہ قرآنِ کریم کا اپنے ماننے والوں سے بنیادی تقاضا ہے۔ ایسے ہی مسلمانوں کو ہر نوعیت کے حالات میں قرآن سے ہی رہنمائی حاصل کرنی اور اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

اُنہوں نے کہا کہ اُمتِ مسلمہ کو افتراق وانتشار سے بچتے ہوئے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینا چاہیے۔ اُنہوں نے قرآنِ کریم کو ہمہ نوعیت کے امراض، چاہے وہ جسمانی ہوں یا ذہنی وعقلی؛ کے لئے نسخۂ شفا قرار دیا اور قرآنِ کریم کی تلاوت کے ثواب کا تذکرہ کرنے کے ساتھ اس کے جملہ حقوق کی ادائیگی کی تلقین کی۔

آخر میں اُنہوں نے قرآنِ کریم کے ساتھ خدمتِ حدیث کے مرکز کے قیام پر بھی زور دیا۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے خطابات میں دیگر مقررین مرکزِ سیرت کے قیام کی نشاندہی کر چکے تھے، لیکن امامِ کعبہ نے سیرت سے وسیع اور زیادہ جامع اصلاح 'حدیث وسنت' کے مرکز کی نشاندہی کرنا اس لئے ضروری خیال کیا کیونکہ سیرت کا لفظ تو ذاتِ نبوی ﷺ سے متعلقہ تفصیلات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ حدیث وسنت میں بطورِ نبی ﷺ ان کے تمام فرامین بھی شامل ہوجاتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ حدیث وسنت یعنی صاحبِ قرآن (محمد ﷺ) کے بغیر قرآنِ کریم کو سمجھنا ممکن نہیں، ایسے ہی اُنہوں نے حکومتِ پنجاب کو تعلیم قرآن کے مراکز قائم کرنے اور قرآنی علوم سے آراستہ لوگوں کے لئے معاشرے میں زیادہ سے زیادہ کام کے مواقع پیدا کرنے پر زور دیا تاکہ معاشرے میں ان کی پذیرائی میں اضافہ ہو۔ اس سلسلے میں اُنہوں نے مقابلہ قرآنِ کریم شروع کرنے کی تجویز بھی دی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کنونشن سے خطاب

۳۱ مئی کو ۱۲ بجے امامِ کعبہ شیخ عبدالرحمٰن سدیس الحمرا ہال نمبرا میں علما سے مخاطب ہوئے۔ یوں

www.KitaboSunnat.com

تو شیخ کے تمام خطابات اپنی مثال آپ ہیں لیکن آپ کا جو خطاب سب سے زیادہ نشر کیا گیا اور مستقبل میں بھی اس کو ایک یادگار حیثیت حاصل رہے گی، وہ یہی خطاب ہے۔ اس خطاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اب تک اس خطاب کے پانچ تراجم بمعہ عربی متن شائع ہوکر لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہوچکے ہیں۔ اس خطاب کے دوران **شیخ سدیس کی فرحت ومسرت** دیدنی تھی جس کا اظہار اُنہوں نے اپنے خطاب کے آغاز میں ان الفاظ سے فرمایا:

◉ فيَعلم الله الذي لا إله غيره أن هذه المناسبة من أعزِّ المناسبات وأحبِّها إلى نفسي

''میرا ربّ جانتا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ آج کی یہ تقریب میرے لئے تمام تقریبات سے عزیز ترین اور محبوب ترین ہے۔''

آگے چل کر پھر ان الفاظ میں اظہارِ مسرت فرماتے ہیں:

سعادتي لا تُوصف وابتهاجي لا تَحُدُّه حدودُ باكستانَ بل إنها لا تَتَسامٰى عن ذلك فِي الأرض كلِّها ، أن اَلْتَقِي بأَحَبِّ النَّاسِ وَأَعزِّ النَّاسِ وَأَصْدَقِ النَّاسِ ، أحسِبُهم كذلك ولا أزَكّي على الله أحدًا

''میری خوش نصیبی بیان سے باہر ہے اور میری مسرت پاکستان کی سرحدوں سے متجاوز ہے بلکہ روے زمین پر اس سے بڑھ کر کوئی سعادت ہو نہیں سکتی کہ میں تمام لوگوں سے محبوب ترین، اپنے ہاں سب سے زیادہ معزز اور سب سے مخلص لوگوں سے ملاقات کررہا ہوں۔ میری رائے اِن حضرات کے بارے میں تو یہی ہے، البتہ میں اللہ سے زیادہ باخبر ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔''

یہ واحد پروگرام تھا جس میں شریک ہونے والے قائدین کو حکومت کے ناقدین میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ یہ پروگرام امامِ کعبہ کے باضابطہ شیڈول میں موجود نہیں تھا لیکن امام موصوف کی ذاتی دلچسپی اس پروگرام کے انعقاد کا سبب ومحرک ٹھہری، البتہ چوہدری پرویز الٰہی اس میں شریک نہ ہوئے۔ اس پروگرام میں جماعت ِاسلامی کے امیر قاضی حسین احمد، جماعۃ الدعوۃ کے امیر حافظ محمد سعید اور دیگر نامور قائدین نے بھی شرکت فرمائی جبکہ مرکزی جمعیت اہل حدیث تو خود کنونشن کی داعی تھی، اس لئے اس کے امیر وناظم اعلیٰ سے لے کر اکثر وبیشتر ملکی عہدیداران اس موقعہ پر موجود تھے۔ پروگرام میں گوناگوں قائدین کو موجود پاکر امامِ کعبہ نے حیرت واستعجاب

www.KitaboSunnat.com

کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

◉ فإن جمعية أهل الحديث اليومَ تُمثِّل وحدةَ المسلمين حينما دَعَتْ رؤساء الجمعيات الأخرٰى لِنَكُون جميعًا أهل حديث ولنكون جميعًا جماعة إسلامية ولنكون جميعا جماعة دعوةٍ.

''آج جمعیت اہل حدیث نے مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کا عملی مظاہرہ کیا ہے۔ اور وہ یوں کہ اُنہوں نے دیگر تحریکوں /تنظیموں کے سربراہان کو بھی یہاں شرکت کی دعوت دی ہے تاکہ آج ہم سب اہل حدیث بن جائیں اور ہم سب جماعت اسلامی بن جائیں اور ہم سب جماعت الدعوۃ بن جائیں۔''

جمعیت اہل حدیث کی اس **اتحاد و یگانگت کی کوشش** کو سراہتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

وأحسب أن جمعية أهل الحديث من الجمعيات الرائدة في تحقيق وحدة المسلمين وجمع كلمته، بوركت جهودها وسددت في أعمالها وأثاب الله القائمين عليها لأنهم يدعون إلى توحيد الله، يدعون حيث دعا رسل الله

میں سمجھتا ہوں کہ جمعیت اہل حدیث کا اُمت ِمسلمہ کو متحد و متفق کرنے اور ان کے کلمہ کو مجتمع کرنے میں ایک نمایاں کردار ہے، اللہ ان کی کوشش کو بابرکت بنائے، ان کے کاموں کو راہِ راست پر مستقیم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس کے کارپردازان کو سلامت رکھے کیونکہ یہ لوگ توحید کے داعی ہیں، یہ اس دعوت کے حامل ہیں جس کی طرف اللہ کے رسولوں نے انسانیت کو بلایا۔''

چونکہ یہ کنونشن ایک معروف دینی تحریک کی طرف سے منعقد کیا جارہا تھا، اس لئے یہاں امامِ کعبہ کے خطاب کا موضوع بھی 'عقیدہ و منہج' تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے دین کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان فرماتے ہوئے کہا کہ **اسلام کی دعوت صرف توحید کی اساس پر، اور سنت ِنبویؐ کی پیروی پر** مستقیم رہ سکتی ہے۔ اُنہوں نے دورِ حاضر کے چیلنجز سے عہدہ برا ہونے کے لئے اسلام اور اُمت ِاسلامیہ کے اتحاد کو ازبس لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

◉ لكن على ماذا تكون أُسُسُ الوحدة؟ تكون على منهج الكتاب والسنة

''لیکن اس وحدت و اتحاد کی بنیادیں کیا ہوں؟ یہ بنیاد کتاب و سنت کی اتباع ہی ہوسکتی ہے۔''

انہوں نے کہا کہ اس دعوت میں اہل علم کے فضل و مرتبہ کا اہتمام والتزام کرنا اشد ضروری ہے، اس دعوت کی بنیادیں علم حقیقی (قرآن وسنت) میں پیوست ہیں۔فرمایا:

فلا ينبغي أن نتساهل بشأن العلم فينبغي أن نُعْنٰى بالعلم بكتاب الله والعلم بسنة رسوله ﷺ والعلم باللغة العربية التي هي لغة القرآن الكريم والسنة النبوية

''علم کے حصول میں کوتاہی کسی طرح بھی درست رویہ نہیں ہے۔ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کے علوم کو سیکھیں اور عربی زبان کی تعلیم حاصل کریں جو قرآنِ کریم اور سنتِ نبویہؐ کی زبان ہے۔''

علما کی عظمت وشان کے حوالے سے آپ نے ان الفاظ میں توجہ دلائی کہ علماے شریعت کی شان و مرتبہ میں کسی قسم کی کمی بیشی کرنے سے احتراز واجتناب لازمی ہے۔علما پر کوئی الزام عائد کرنے سے پہلے ان کو اجتہادی خطا پر (بشریت کے تقاضوں کے پیش نظر) معذور سمجھا جائے:

لا ينبغي التعجُّل في الوقيعة بالعلماء بل لا بد من التماس العُذر لهم!

اسلام پر عمل پیرا ہونے کے سلسلے میں منہج سلیم کی نشاندہی کرتے ہوئے آپ نے کہا:

"فإنها دَعوة، دعوة إلى الاعتصام بالكتاب والسنَّة بعيدًا عن المُسمَّيات والشِّعَارات، فنَحن ندعو إلى كتاب الله وسنَّة رسوله ونحبُّ من كان حريصًا مُتَّبِعا لكتاب الله وسنة رسوله ﷺ بمنهج السلف الصالح"

''یہ اسلام کی دعوت دراصل کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لینے کی دعوت ہے جو مختلف ناموں اور علامتوں سے کہیں بالاتر ہے۔ ہماری دعوت کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کی دعوت ہے۔ہمیں اس شخص سے دلی محبت ہے جو کتاب وسنت کی اتباع کا شائق و حریص ہو، جس ڈھنگ پر اس اُمت کے سلف صالحین کاربند رہے ہیں۔''

◉ دین کے مفہوم اور اس کی دعوت کے حوالے سے اپنے مذکورہ بالا خیالات پیش کرتے ہوئے آپ نے اس تصور کا حامل 'اہل حدیث' کو قرار دیا اور یہ عربی اَشعار پڑھے:

أهل الحـــديث همـــو آل النبـي وإن لم يصحبوا نفسه أنفاسه صحبوا

سلامي على أهل الحديث فإنـني نشأت على حبِّ الأحاديث من مَّهد

www.KitaboSunnat.com

همو نشروا في الكون سنة أحمدا بلا صد منهم فيها ولا وِرد

''اہل حدیث تو نبی کریم ﷺ کے آل وعیال ہیں، جو ذاتِ نبویؐ کی صحبت سے مشرف تو نہیں ہوئے، البتہ ان کے سانس ضرور اس سے عطر بیز رہتے ہیں۔ اہل حدیث کو میرا اسلام ہو کیونکہ بچپن سے میں بھی احادیث کی محبت میں ہی پروان چڑھا ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کائنات میں سنتِ احمد ﷺ کی نشر واشاعت کی اور اس میں اُنہوں نے کوئی کمی بیشی نہیں کی۔''

اس شعر میں اہل حدیث کو آل النبیؐ (نبی کے روحانی وارث) قرار دینے کی وجہ پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یوں تو یہ صحابیت کے شرف سے محروم ہیں، لیکن فرامینِ نبویؐ کے ہر وقت تذکرے سے گویا ان کی مشامِ جان ہر دم صحبتِ نبویؐ سے عطر بیز رہتے ہیں۔یعنی صحابیت کے حقیقی وصف کی بجائے اس مبارک فعل کی بنا پر اُنہیں اس کا معنوی وصف 'کلامِ نبوی کو سننا سنوانا' ضرور حاصل ہوا ہے۔ پھر امامِ کعبہ نے نجات یافتہ گروہ کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ کا مشہور مقولہ ذکر فرمایا: إن لم يكونوا أهل الحديث فلا أدري من هم؟

''اگر اہل حدیث فرقہ ناجیہ نہیں ہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ اور کون ہیں؟''

◉ انتہائی فرحت ومسرت کے عالم میں ہونے والا امام کعبہ کا یہ خطاب نہ صرف دیگر خطابات کی نسبت کافی طویل ہے بلکہ جا بجا قیمتی ارشادات اور علمی نکات سے بھرا ہوا ہے۔ اپنے خطاب میں دنیا بھر میں اہل حدیث کے شاندار کردار کا تذکرہ کرتے ہوئے اُنہوں نے فرمایا:

أيها الإخوة! إن جمعية أهل الحديث المركزية من الجمعيات الرَّائدة، ليس في مستوٰى باكستان فقط وإنما في العالم الإسلامي كلّه بل في العالمِ أجمع. زُرتُ أمريكا وزرتُ بريطانيا وزُرت أماكنَ شتّٰى في العالم فوجدتُّ لأهل الحديث دعوةً ووَجدتُّ لهٗ مساجد ووجدت لهم نشاطًا يُشْكرون عليه، ليس هذا تعصُّبًا ولا تحيُّزًا

''میرے بھائیو! مرکزی جمعیت اہل حدیث نہ صرف پاکستان، پورے عالم اسلام بلکہ دنیا بھر میں ایک اُبھرتی ہوئی نمایاں جمعیت ہے۔ مجھے امریکہ، برطانیہ اور دنیا کے دیگر علاقوں میں جانے کا موقع ملا ہے، وہاں بھی اہل حدیث کی دعوت موجود ہے، ان کی ہر جگہ مساجد ہیں اور ان کے کاموں میں کافی حرکت ونشاط پائی جاتی ہے جس پر ان کی قدر افزائی ہونی چاہیے۔

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ میں یہ باتیں کسی تعصب اور ہم نوائی کی بنا پر نہیں کہہ رہا ہوں۔''

امام کعبہ نے منہج وعقیدہ کی اس راست روی اور دیگر گوناگوں خوبیوں کی بنا پر اُمتِ مسلمہ کو بھی منہج سلف صالحین اختیار کرنے کی دعوت دی:

فكلُّ مُسلِم ينبغي أن يكون أهل حديث وكل مسلم ينبغي أن يكون أهل توحيد وأهل سنة وأهل رعاية لمنهج سلف هذه الأمة رحمهم الله

''ہر مسلمان کو اہل حدیث ہونا چاہئے، ہر مسلمان کو اہل توحید اور اہل سنت ہونا چاہئے اور اس اُمت کے ائمہ اسلاف کے منہج کی رعایت رکھنے والا ہونا چاہئے۔''

شُكرًا لجمعية أهل الحديث وسلامي على أهل الحديث ودعائي لأهل الحديث جميعًا وجميع إخواننا المسلمين في باكستان وجميع جمعيات الإسلامية الداعية للإسلام فجزا الله الجميع خيرًا

''میں جمعیت اہل حدیث کا شکرگزار ہوں، اہل حدیث حضرات کو میرا سلام ہو، میری دعائیں تمام اہل حدیث حضرات اور پاکستان کے تمام مسلمان بھائیوں کے لئے ہیں۔ اور ان تمام اسلامی جمعیتوں کے لئے بھی جو اسلام کی طرف بلانے والی ہیں، اللہ تمام کو بہترین جزا عطا فرمائے۔''

اپنے خطاب کے آخر میں اُنہوں نے تحریکِ اہل حدیث کو سعودی عرب اور حرمین شریفین کے علما کے افکار ودعوت کا تسلسل اور ان سے ہم آہنگ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وندعو لكم دائمًا في رحاب الحرم الشريف وأنتم امتداد لما عليه علماء المملكة العربية السعودية وأهل الحرمين الشريفين وأئمة الحرمين الشريفين وعلماء مكة والمدينة وجميع بلاد إخوانكم في المملكة العربية السعودية فجزاكم الله خيرًا وبارك في جهودكم، شكرًا لكم

ہم حرم شریف میں ہمیشہ آپ کے لئے دعا گو رہتے ہیں کیونکہ آپ اس (دعوت) کا تسلسل ہیں جس پر مملکتِ سعودی عرب کے علما، حرمین شریفین کے باشندے، حرمین شریفین کے ائمہ کرام، مکہ اور مدینہ کے علماے عظام اور مملکتِ سعودی عرب میں آپ کے تمام بھائی کاربند ہیں۔ اللہ آپ کو جزاے خیر عطا فرمائے، آپ کی کاوشوں کو بابرکت بنائے، ہم آپ کے شکرگزار ہیں۔''

www.KitaboSunnat.com

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اس خطاب میں تحریکِ اہل حدیث کے بارے میں جن مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا گیا ہے اور جس طرح دوٹوک الفاظ میں ان کی حمایت وتائید کے ساتھ اُنہیں حرمین شریفین کا تسلسل قرار دیا گیا ہے، سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام موصوف کو اس کی ضرورت کیوں پیش آئی......؟

غالباً اس کی ضرورت یہ ہے کہ برصغیر پاک وہند میں تحریکِ اہل حدیث کے حوالے سے عوامُ الناس میں مختلف شبہات پیدا کئے جاتے ہیں اور اس کا تعارف جادۂ حق سے منحرف ایک تحریک کے طور پر کرایا جاتا ہے۔ اس تعارف کے پس پردہ انگریز استعمار اور مغربی سامراج کی سلفیت یا اپنے خود ساختہ تصورِ 'وہابیت' کے خلاف بڑی شدومد سے پھیلائی جانے والی نفرت بھی شامل ہے۔ امام کعبہ نے اپنے اس خطاب کے ذریعے گویا اس تصور کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ بالخصوص جمعیتِ اہل حدیث اور کنونشن میں موجود اہل حدیث علما کو مخاطب کر کے ان کی ملکی وبین الاقوامی خدمات کی جو تحسین وتائید اُنہوں نے فرمائی ہے، اس سے اُن کا مقصود بالکل واضح اور ظاہر ہو رہا ہے۔

لیکن یہاں اس امر کی نشاندہی بھی ضروری ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن سدیس اس بیت اللہ العظیم کے امام ہیں جو تمام مسلمانوں کا قبلہ وکعبہ ہے، چنانچہ اُنہوں نے اپنے خطاب میں بھی اس جامعیت کو ملحوظ رکھا ہے، نہ کہ اُنہوں نے اس طرح کسی تعصب کی حوصلہ افزائی کی ہے بلکہ اُنہوں نے اہل حدیث کے اس تصور کو مجلس میں موجود افراد کے ساتھ متعین کرنے کے علاوہ اس میں ان لوگوں کو بھی شامل کیا ہے جو کتاب وسنت کی غیر مشروط اتباع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اِن الفاظ کے ذریعے اُنہوں نے دوسروں کو بھی اسی دعوت کی ترغیب دی ہے:

وحينما أقول أهل الحديث أؤكد أنني أريد العموم، أريد أن نَّكون كلُّنا كذلك، كلنا ذلك الرجل. ومَن مِّنا لا يحبُّ حديث رسول الله؟ ومن منا لا يحرص على منهج سلف هذه الأمة رضي الله عنهم.

''جب میں اہل حدیث کا لفظ بولتا ہوں تو بالتاکید اس لفظ سے میری مراد عام ہے، میں چاہتا ہوں کہ ہم سب اسی طرح ہو جائیں۔ کیونکہ ہم میں سے کون ہے جسے رسول اللہ ﷺ کی

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے محبت نہ ہو، اور کون ہے جو اس اُمت کے اسلاف کے منہج کا خواہاں نہ ہو۔''

امامِ کعبہ کے اس طرزِ فکر پر ان کے پورے خطاب کا اُسلوب شاہد ہے کہ اُنہوں نے اُمت مسلمہ میں اتحاد ووحدت اور یگانگت پر کئی بار زور دیا۔ وحدت کی بنیاد کتاب وسنت کو بتاتے ہوئے اُنہوں نے علما کے احترام، فرقہ واریت سے نفرت، اور فروعی مسائل کی بنا پر فرقہ بند ہوجانے کے رویہ کی مذمت کی اور آپس میں خیرخواہی اور ایک دوسرے کے لئے محبت ومؤدت کے جذبات پر کاربند رہنے کی تلقین فرمائی۔

امامِ کعبہ جیسی معتبر ومحترم ہستی کی یہی شان ہے کہ وہ اُمت کو اسلام کی حقیقی بنیادوں پر یکجا ہونے کی دعوت دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کا صحیح اور کامل شعور عطا فرما کر خلوص دل سے اس پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین! (حافظ حسن مدنی)

سالانہ خریداران ,محدث، توجہ فرمائیں

دسمبر ۲۰۰۶ء اور مارچ ۲۰۰۷ء میں مدتِ خریداری ختم ہونے پر بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دی گئی تھی لیکن بعض حضرات نے ابھی تک تجدید نہیں کروائی، ان سے گزارش ہے کہ زرِسالانہ جلد ارسال کریں۔ مزید برآں جن خریداران کو جون ۲۰۰۷ء سے مدتِ خریداری ختم ہونے کے پوسٹ کارڈ بھیج دیے گئے ہیں، ازراہِ کرم وہ بھی پہلی فرصت میں ادائیگی فرمائیں۔ اگر خدانخواستہ آئندہ محدث کی خریداری جاری نہیں رکھنا چاہتے تو تب بھی بذریعہ خط یہ فون دفتر محدث کو فوری مطلع فرمائیں۔ شکریہ! محمد اصغر منیجر 'محدث' ✆ 042-5866476

ضرورت کتب برائے لائبریری

ہم ایک خوبصورت، عالی شان اسلامی لائبریری بنانا چاہتے ہیں جس میں مندرجہ ذیل مضامین کی کتب درکار ہیں۔ اگر کوئی صاحب اپنی کتب یا کتب خانہ فروخت کرنا چاہتا ہے تو ہم سے رجوع کرسکتا ہے:

مضامین کتب: علوم القرآن، علوم الحديث، أسماء الرجال، لغة عربية أدب عربي، الميراث، الفقه، التاريخ، منطق، فلسفه اور قلمی مخطوطے وغیرہ

عربی، اُردو، فارسی اور انگریزی کتب کو ترجیح دی جائے گی ◉ رابطہ: **احمد بٹ** 0304-4001012